

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 25 نومبر 2014ء بمطابق 02 صفر

1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر سات منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شٰهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَوْ اَوْلَادِكُمْ وَاَلۡاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاَللّٰهُ اُوَّلٰى بِهَمَّا فَلَا تَتَّبِعُوْا الْهَوٰى اَنْ تَعۡدِلُوْا وَاِنْ تَلَوۡا اَوْ نَعَرۡضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوْنَ خَبِيْرًا -

(ترجمہ): اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کیلئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدہ شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ وَاٰخِرُ الدَّعْوَانَا اِنَّ اِلٰهَنَا اِلٰهٌ وَاحِدٌ لِّلۡعٰلَمِيْنَ -

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ ’کونسی چیز آوری‘۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں کہ منسٹر صاحب آجائیں تو میں آپ کو موقع دیتا ہوں، وہ نہیں ہیں تو پھر فائدہ نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں، آپ نے میرے ساتھ ڈسکس کیا ہے۔ مشتاق غنی صاحب۔

### دعائے مغفرت

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر! آج بڑا ہم سب کو افسوس ہے کہ ہمارے منسٹر علی امین گنڈاپور کی والدہ وفات پا چکی ہیں اور میری درخواست ہے کہ ان کی مغفرت کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! یہ علی امین صاحب کی والدہ وفات پائی ہیں تو اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

### نشانزدہ سوال اور اس کا جواب

جناب سپیکر: ’کونسی چیز آوری‘: مفتی فضل غفور، مفتی فضل غفور۔ خہ پوزیشن دے جی؟ (مداخلت) مفتی فضل غفور، 2023 Lapse۔ (مداخلت) جی جی، پینڈنگ۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان صاحب! تاسو خہ وایئی، حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر صاحب! کہ داسپی سوالونہ سبا لہ بیا راشی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ ہغوی بیا، (مداخلت) نہیں یہ تو، اس کو تو Lapse کیا ہے۔ کونسی چیز نمبر

2024، مفتی فضل غفور صاحب، یہ بھی Lapsed۔ اچھا آج ہمارے پاس Interesting بات یہ ہے کہ چارپانچ صرف وہ رہ گئے ہیں تو (مداخلت) مطلب جو بھی کونسی چیز کرے، ضروری ہے کہ کم از کم وہ تو

حاضری یقینی بنائے۔ مطلب یہ ہے اس پہ کام ہو جائے پھر پتہ نہیں، کونسلین نمبر 2032، مفتی فضل غفور،  
Lapse جی۔ کونسلین نمبر 2033، مفتی فضل غفور۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، مفتی جانان صاحب۔

\* 2033 \_ مولانا مفتی فضل غفور (سوال مفتی سید جانان نے پیش کیا): کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 کے رمضان المبارک میں ہسپتالوں میں مریضوں اور ان کے لواحقین کیلئے حکومت نے افطاری پیکیج فراہم کیا تھا جبکہ امسال رمضان المبارک 2014 کو مریضوں اور ان کے لواحقین کو افطاری پیکیج نہیں دیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ سال کتنی رقم کا کل پیکیج صوبہ بھر میں دیا گیا تھا؛

(ii) امسال حکومت نے یہ پیکیج کیوں نہیں دیا، آیا حکومت اس کے متبادل کوئی پیکیج دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان { (سینیئر وزیر (صحت) ) } : (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) گزشتہ سال 2013 کے رمضان المبارک میں مریضوں اور ان کے لواحقین کیلئے افطاری پیکیج کی کل مالیت -/8, 06, 76, 000 روپے تھی۔

(ii) چونکہ افطاری پیکیج محکمہ صحت کے ریگولر پروگرام کا حصہ نہیں تھا اسلئے اس کو امسال حکومت نے نہیں دیا ہے۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 2033 دے او غالباً پہ دہی باندھی ما یو سوال راور دے دے او دیر وخت تے وشو خوراغلی نہ دے، کیدے شی خہ دغہ شوے وی۔ جناب سپیکر صاحب، زہ د منسیر صاحب نہ دا گزارش کوم چہ دا اخبارونو کنبہی یا پہ دہی باندھی خبرہ راغلی وہ چہ دیکنبہی خہ شوی دی، غالباً دا ستاسو علم کنبہی بہ وی او بیا دا یو خل ستینہ نگ

کمیٹی کبھی پہ دے بانڈی خہ نہ خہ بحث شوے وو خو زہ د منسٹر صاحب نہ دا تپوس کوم چے آیا منسٹر د دے خہ تفصیل شتہ چے دا دومرہ ڊیری روپی 8 کروڑ روپی پہ دے بانڈی لگیدلے دی، آیا د دغه 8 کروڑ روپو خہ حساب کتاب شتہ؟ او دویم تپوس زہ دا کوم چے دا د چا نہ اخستے دی، کومے کمپنی نہ اخستے دی او پہ کوم بنیاد بانڈی اخستے دی او بل تپوس زہ دا کوم چے دا چا تہ ملاؤ شوی دی، د دے خہ تفصیل شتہ چے دا مونر چا تہ ورکری دی، کورونو تہ مووری دی یا داسی خلقو تہ موورکری دی؟ دا بہ مو د منسٹر صاحب نہ گزارش وی چے دا تفصیل دلر راتہ اووائی جی۔

جناب سپیکر: پہ دیکبھی خو جی چے تاسو کوم ڊیٹیل د هغے غوبنتے دے نو هغه خو هغه جواب هغوی ورکری دے، تاسو کہ پہ دے بانڈی بیا نوے نوٹس ورکری نو بنہ به وی، تاسو چے کوم دغه دیکبھی دغه کوئی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! ضمنی سوال، ضمنی سوال خو جی د دے متعلق سوال دے بله خہ دغه خو نشتہ جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب بہرام خان: جناب سپیکر صاحب! یو خلی سوال Lapse شو نو پہ دے سوال بانڈی بحث نہ شی کیدے۔

جناب سپیکر: جی مجھے پتہ ہے۔

جناب بہرام خان: ضمنی سوال پرے نہ شی کیدے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ مفتی فضل غفور صاحب کے سوالات کو Table تصور کیا جائے۔

مفتی سید جانان: دا خو جی پہ دے بانڈی ضمنی سوال کیدے شی۔۔۔۔۔

جناب بہرام خان: نہ شی کیدے۔

مفتی سید جانان: ہم د دغه شی مطابق سوال دے سر۔

جناب بہرام خان: نہ شی کیدے جی۔

جناب سپيڪر: ڪيڊے شی جي چي کوم دا دغه دے چي زه اجازت ورکوم نو ڪيڊے شی خو تاسو چي کوم کوئسچن وکرو، په هغي باندې زه صرف دومره وایم چي چونکه تاسو دوي چي کوم دغه ورکړے دے خودوي باقاعده جواب درکړے دے خو تاسو اضافي چي دا کوئ نو د هغي بيا خپل نوٽس مونږ ته را کړئ کنه۔

مفتي سيد جانان: جناب سپيڪر صاحب! د دې خبرې به دا مطلب وي چي حکومت ته کومې خبره کبني فائده وي هغه به بيا کيږي چي کومې کبني نقصان وي، هغه به بيا نه کيږي او که دا اسمبلي مونږ د رولز لاندې چلوؤ، بيا په رولز کبني به دا ما ته گنجائش وي چي کله دا خيز اسمبلي ته راشي، بيا به زما دا حق وي او زما د دغي ټولو ورونږو به دا حق وي چي ضمنی سوال وکړي او که منسٽر صاحب جواب نشي ورکولے، هغه ته تفصيل نه وي معلوم او دے وائي چي ما ته تفصيل نه دے معلوم، خو جناب سپيڪر صاحب! اسمبلي چي چلوؤ دا به د رولز مطابق چلوؤ، په ديکبني به خپله خوبنه، هلته نه يو ممبر پاڅي چي داسي نه کيږي، زه به پاڅم چي داسي کيږي خو اسمبلي به جناب سپيڪر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپيڪر: د رولز مطابق به۔۔۔۔

مفتي سيد جانان: چلوؤ۔

جناب سپيڪر: بالکل اسمبلي به مونږ د رولز مطابق چلوؤ۔ د ضمنی سوال دا زما دغه شته چي ما تاسو تا ته حق درکړو، زه صرف دې ته وایم چي دا تاسو کوم اضافي کوئسچنز وکړل نو هغه اضافي کوئسچنز په هغي نوٽس تاسو ورکړئ۔ تاسو چي کوم په ديکبني دغه کړي وو، تاسو چي وئيل چي يره دا څومره دغه شوي دي، د دې ډيټيل او وائي، نمبر د را کړے شی، د هغي د پاره اضافي نوٽس تاسو ورکړئ جي۔

مفتي سيد جانان: جناب سپيڪر صاحب! زه دا کومه چي د هغي د پاره به تاسو ته بيل نوٽس درکوم چي دا د د تفصيلي بحث د پاره منظور شی، زه دا کوم جي، زه تفصيلي بحث د پاره ورکوم۔

جناب سپيڪر: تفصيلي بحث پرې شوے دے جي نو۔

مفتی سید جانان: زہ درتہ جی لیکلی در کوم، داد تفصیلی بحث تہ منظور شی، زہ داد کوم۔

جناب سپیکر: ہغہ Written notice را کرہ بس او کے، تہیک دہ، تہیک شوہ جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2023 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر جیلخانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی مختلف جیلوں میں جرائم پیشہ افراد قید ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے مستقبل کی تعمیر بھی حکومت کا ایک فرض ہے، نیز ان کی دینی و

اخلاقی تربیت کیلئے لائبریریز کا قیام، درستگاہوں کا قیام اور علماء کرام و دانشوروں کا انتظام بھی ضروری ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے اس کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، نیز

مزید کن اقدامات کا ارادہ رکھتی ہے؟

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): (الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں جو افراد مقید ہیں، ان پر فرد

جرم عائد ہونے کے بعد عدالت کے حکم پر جیل میں رکھا گیا ہے یا ان پر جرم ثابت ہونے کے بعد عدالت کے

حکم پر قید کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں، جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح کی غرض سے دینی و عصری علوم فراہم کرنے کیلئے ضروری

اقدامات کئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں مختلف جیلوں میں کل 11 (S.V/J.V) جبکہ 19 دینیات ٹیچرز

تعیینات کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹرسٹ تعلیم القرآن لاہور کی طرف سے جیلوں میں قیدیوں کو بنیادی

دینی علوم فراہم کرنے کی غرض سے دینی معلم تعینات کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ صوبہ بھر کی کئی بڑی

جیلوں میں لائبریری کا انتظام موجود ہے جس سے تعلیم یافتہ قیدی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں

جیل میں قیدیوں کو تعلیم حاصل کرنے اور مختلف امتحانات میں حصہ لینے کیلئے ہر قسم کی سہولیات فراہم کی

جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں قیدیوں کو جیل کے اندر امتحانات پاس کرنے پر جیل رولز کے تحت معافیاں بھی ملتی

ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا اقدامات کے علاوہ حکومت نے قیدیوں کو فنی ہنر سکھانے کی غرض سے سنٹرل جیل بنوں اور ہری پور میں ٹیکنکل ٹریننگ سنٹر کے قیام کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مبلغ 12.425 ملین روپے مختص کئے ہیں جس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ چونکہ صوبے کی دوسری سنٹرل جیلوں (پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان) میں تعمیری کام شروع ہو چکا ہے اسلئے وہاں پر تعمیری کام مکمل ہونے کے بعد ٹیکنکل ٹریننگ سنٹر کے قیام کیلئے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں گے تاکہ قیدی جیل سے رہا ہونے کے بعد معاشرے میں باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔

2024 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے مختلف پولیس سٹیشنز میں واردات میں استعمال ہونی والی گاڑیاں کھڑی ہیں جس کی دیکھ بھال یا استعمال کیلئے کوئی واضح پالیسی نہ ہونے کی وجہ سے اربوں مالیت کی گاڑیاں خراب ہو رہی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت یا مالکان کو ان اربوں روپے کے نقصانات سے بچانے کیلئے ایسی گاڑیوں کے بارے حکمت عملی تبدیل کرنے کی ضرورت ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس کس پولیس سٹیشن میں کتنی کتنی اور کس نوعیت کی گاڑیاں کھڑی ہیں، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں، نیز حکومت نے ان کو قابل استعمال بنانے کیلئے کیا حکمت عملی اپنائی ہے واضح کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے مختلف تھانہ جات میں مختلف واردات میں استعمال ہونے والی گاڑیاں کھڑی ہیں جن کے مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ حکومت یا مالکان کو نقصان سے بچانے کیلئے ایسی گاڑیوں کی بابت حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے لیکن ان تمام گاڑیوں کے مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور صرف مجاز عدالت ہی مروجہ قانون کے مطابق ان گاڑیوں کے استعمال یا حوالگی کی بابت حکم دے سکتی ہے۔ پولیس عدالتوں کے احکامات پر عملدرآمد کرنے کی پابند ہوتی ہے۔

(ج) صوبہ بھر میں مختلف مقدمات میں استعمال شدہ قبضہ پولیس کی گئی گاڑیوں کی فہرست ایوان کو فراہم کی گئی۔

2032 \_ مولانا فضل غفور: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بونیر میں محکمہ صحت میں کلاس فور کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 11 مئی 2013 کے بعد بونیر میں بعض کلاس فور آسامیوں پر تعیناتی بھی ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع بھر میں درجہ چہارم ملازمین کی آسامیاں کہاں کہاں خالی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز 11 مئی 2013 کے بعد بونیر میں بھرتی ہونے والے کلاس فور ملازمین کی فہرست بمعہ اخباری اشتہارات کی کاپی فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلع بونیر میں درجہ چہارم کی خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد
1-	چوکیدار بی ایچ یونواں کلی	01
2-	دائی بی ایچ یوچروڑے	01
3-	بہشتی بی ایچ یوچروڑے	01
4-	ٹیوب ویل آپریٹو ڈی ایچ کیو ڈگر	01
5-	میل انٹرنٹ ڈی ایچ کیو ڈگر	01
6-	چوکیدار ڈی ایچ کیو ڈگر	01
7-	وارڈار دلی بی ایچ یونانسر	01
8-	وارڈار دلی پاچا ہسپتال پیر بابا	01

یہ کہ 11 مئی 2013 کے بعد ضلع بونیر میں بھرتی ہونے والے کلاس فور ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:



نمبر شمار	نام	مقام
1-	سید جہاں، چوکیدار	آراچی سی ٹرکی بونیر
2-	محمد اسماعیل، بہشتی	ایل ای پی سنٹر پیر بابا
3-	ابرار اللہ خان، چوکیدار	آراچی سی سر قلعہ
4-	عبدالوارث خان، بہشتی	آراچی سی ٹرکی
5-	عبداللہ، میل انٹرنٹ	ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈگر
6-	عبدالمتین، چوکیدار	ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈگر

نیز فراہم کردہ اشتہار کی کاپی ملاحظہ کی گئی۔

جناب سپیکر: اچھایہ میں میڈم کو موقع دیتا ہوں پھر یہ گلہ بھی کرتی ہیں کہ آپ موقع نہیں دیتے تو میں اس کو موقع دیتا ہوں کہ بات کریں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب! زہ پہ ٹائی بانڈی گیلہ کومہ، ڈیرہ مہربانی، ڈیرہ مہربانی سپیکر صاحب۔ زما د دے اسمبلی بارہ کبھی یو Observation دے، دغسی کوئسچن سرہ Related۔ ہیلتھ یو ڈیر Important sector دے، چا تہ خو پتہ نہ وہ چہ مفتی صاحب نہ راخی خو نہ منسٹر صاحب شتہ، ہغہ تہ وگورئ افسران ہم نشتہ، دا اسمبلی چہ دہ نو د دے ہغہ افادیت، Importance سرا! داسی لگی چہ ختم شوے دے، نہ لیجسلیٹر راخی نو دغہ کوؤ، نو د دے د پارہ لبر دا اسمبلی د لبر دغہ وکری، ریزولیشن د پاس کری چہ پہ وخت بانڈی راتلل او منسٹران او افسران خود موجود وی کنہ؟

جناب سپیکر: سپیکر تری صاحب! دا چہ خومرہ زمونر دغہ وی نو 'اٹنڈنس' لبر مونر تہ راکری، 'اٹنڈنس' راؤری لبر، 'اٹنڈنس' راؤری لبر۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب کو میں نے دیکھا تو تھا اسمبلی میں، لیکن پتہ نہیں

شاید کہیں بیٹھیں ہوں گے۔ سر! یہ بہت Important۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب! یہ بہت Important ایک ایشو ہے جو کہ میں یہاں پہ Raise کرنا چاہتی ہوں۔ ایبولا وائرس جو ہے وہ پاکستان میں، یہاں پہ داخل ہو چکا ہے اور یہاں پہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ ایبولا وائرس جو ہے، اس کے مریض جو ہیں، یہ ایڈز سے بھی زیادہ اور ہسپائٹس سی سے بھی زیادہ خطرناک مرض ہے اور یہ خاص طور پہ ساؤتھ افریقہ اور یہ African Countries سے جو ہے تو یہ Travel کرتا ہوا یہاں پہنچتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے یہاں پہ ہمارے جو ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں یا جو ایئر پورٹ پہ لوگ ہیں جناب سپیکر صاحب! یہ ایسا وائرس ہے کہ یہ کسی خون سے یا کسی اور ایسی چیز سے نہیں لگتا ہے، یہ سانس کے ذریعے لگتا ہے۔ اب جو لوگ یہاں پہ Enter ہو چکے ہیں اور ان کی Death بھی ہو چکی ہے جس جہاز میں وہ آئے ہوں گے، ان کی سانسوں کے ذریعے دوسروں کو یہ ایبولا وائرس لگا ہوگا، جس ایئر پورٹ پہ وہ اترے ہوں گے، وہاں سے ان لوگوں کو یہ لگا ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب! اس کی روک تھام کیلئے میں آپ کے توسط سے چاہے یہ گورنمنٹ ہے، چاہے مرکزی گورنمنٹ ہے، کہیں بھی آواز کسی بھی اسمبلی میں آجائے تو اس کیلئے پھر ہمیں کام کرنا چاہیے، چاہے وہ اس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یا نہیں رکھتا ہے، لیکن تمام ایئر پورٹس پہ میں آپ کے توسط سے اور یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ اس کی روک تھام کیلئے Scanning کا ایسا بندوبست کیا جائے کہ جب کوئی بھی ایسا شخص جو کہ خاص طور پہ African Countries سے جب وہ Travel کرتا ہے تو اس کی Scanning ہونی چاہیے کیونکہ ایبولا وائرس جو ہے، وہ سانس کے ذریعے Touch کرنے سے بھی لگ سکتا ہے اور جہاں پہ کوئی بندہ اگر کسی سیٹ پہ بیٹھا ہو اور اس کو ایبولا وائرس ہو تو ایبولا کا اگر وہ مریض ہے تو وہاں پہ اگر دوسرا بندہ بھی بیٹھ جائے تو اس کو بھی یہ بیماری لگ سکتی ہے۔ تو This is very important کہ اس چیز کی روک تھام کیلئے اور اس کے تدارک کیلئے کچھ کیا جائے۔

جناب سپیکر: شہرام خان۔

جناب شہرام خان { سینئر وزیر (صحت) } : شکر یہ جناب سپیکر۔ ایک تو انہوں نے بات کی ہے ایبولا وائرس کی، جو اس وائرس کا نام ہے، Actual نام یہ ہے اور اس کی Already جو ہے ڈیپارٹمنٹ نے

ایئر پورٹ اتھارٹیز کے ساتھ بھی میٹنگز کی ہیں، ڈبلیو ایچ او بھی اس میں Involve ہے کیونکہ ان کے Expertise ہیں، وہ بھی ہمارے ساتھ Involve رہے ہیں، ڈاکٹر آئے، ایچ ایم سی، کے ٹی ایچ اور ایل آر ایچ، تینوں ہاسپٹلز کے Visits کئے ہیں۔ ایچ ایم سی کو ہم نے Identify کیا ہے کہ ادھر اس کیلئے ایک Separate جگہ بنائی جائے گی جہاں پہ Incase خدا نخواستہ اگر اس طرح کی کوئی بیماری، کوئی بندہ آتا ہے، اس کو Symptoms ہوتے ہیں بیماری کے، اس کو Tackle کیا جائے، ایک۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کا کونسیجین بھی بالکل Valid ہے کہ ایئر پورٹ سے جب یہ Travel، باہر ممالک سے Travel کرتے ہیں، وہ Already انہوں نے Identify کیا ہے کہ جن جن ممالک سے وہ لوگ آتے ہیں، ان کو باقاعدہ ایئر پورٹ اتھارٹیز Identify کریں گی، ہمیں بتائے گی اگر ان کو لگتا ہے کہ اس طرح کا کوئی پرابلم ہے تو ان شاء اللہ ایئر جنسی بیسز پہ ان کو شفٹ کیا جائے گا۔ Already ہمارے Plan میں ہے اور ڈبلیو ایچ او کے Expertise وہ ہمیں مل رہے ہیں اور جن کا ہم اس حوالے سے، ان کا شکر یہ ادا کر رہے ہیں تو We are focused on it.

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی۔ یہ چھٹی کی درخواستیں منظور کر لیں۔ یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب شکیل احمد صاحب، ایڈوائزرز 25-11-2014؛ میڈم نادیہ شیر صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری 25-11-2014؛ میڈم نسیم حیات صاحبہ 25-11-2014؛ جناب ضیاء اللہ بنگلش صاحب 25-11-2014؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے 25-11-2014؛ راجہ فیصل زمان صاحب، ایم پی اے 25-11-2014؛ جناب زاہد درانی 25-11-2014؛ محمد علی ترکئی 25-11-2014؛ منظور ہیں جی۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی۔۔۔۔۔

جناب ضیاء اللہ بنگلش: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ضیاء اللہ بنگلش، تو آپ نے چھٹی کی درخواست بھی بھیج دی ہے اور۔۔۔۔۔

جناب ضیاء اللہ بنگلش: جناب سپیکر صاحب! میں آگیا ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے۔ آپ بات کر لیں جی، جلدی بات کر لیں پھر ایجنڈے کی طرف آتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکر یہ مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب! ہم کو سچنزلے کے آتے ہیں، یہاں پہ ہم فورس کرتے ہیں کہ وہ کمیٹی میں جائیں کیونکہ ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ حل کمیٹی میں ہی نکلے گا۔ اگر منسٹرز صاحبان یہی ایجنڈا دیتے ہیں کہ آفس میں بیٹھ کے اس کا حل نکالتے ہیں چیمبر میں بیٹھ کے، تو جناب سپیکر! پندرہ دن ہو گئے میرا وہ کونسلین جو خیبر بینک کے حوالے سے تھا، آج تک ابھی تک پندرہ دن ہو گئے کسی منسٹر نے نہ Call کی، نہ ایم ڈی خیبر بینک کو بلایا، نہ مجھے بلایا، کوئی حل ہی نہیں نکلا، Just صرف یہاں سے وہ کونسلین ادھر ادھر کرنے کے بہانے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کو Ensure کریں کہ جب ہمیں یہاں Commitment وہ دیتے ہیں تو پھر ان کو Fulfill بھی کرنا چاہیے اور سپیکر صاحب! کل ایجنڈے پر صرف چار کونسلرز تھے، آج صرف تین کونسلرز ہیں، تو ہمارے تو اتنے کونسلرز پینڈنگ ہیں، کیوں نہیں لئے جاتے جبکہ ہم بزنس بھی Revive کر چکے ہیں؟ تو ایجنڈے پر لینے چاہئیں۔

جناب سپیکر: ہمارے پاس جو پہنچ جاتے ہیں ہم ان کو لے لیتے ہیں۔ اس وقت ہمارے پاس کل، آج صرف چار پانچ کونسلرز پڑے تھے، باقی ہم نے بھیجے ہوئے ہیں اور وہ پراسیس میں ہیں، ابھی ہمیں موصول نہیں ہوئے ہیں۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا، محمد علی شاہ باچا، محمد علی شاہ باچا، پلیز۔

مفتی سید جانان: سر! زہ یو خبرہ لبر پہ دہی بانڈی کوم۔

جناب سپیکر: نہیں، اب مفتی، محمد علی شاہ باچا، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ ہم دہی حوالی سرہ جی زہ یو خبرہ کول غوارم۔ زما پہ خیال چہی نن نہ شپیر اتہ میاشتہی مخکبنی، د بحت سیشن نہ مخکبنی مونر یو تحریک التواء راوڑی وہ جی د زکوٰۃ ریفارمز بارہ کبنی، د ہغی د چیئر مینانو د طریقہ کار د پارہ او ہغی کبنی Already کمیٹی جو رہ شوہی دہ، مونر تہ لیترز ہم راغلی دی خو چہی خنگہ زمونر دہی خور خبرہ وکرہ جی، جناب سپیکر صاحب، یو خو ہغہ وائی چہی مونر دلته راشو خبرہ وکرہ، میدیا والا تہ مونر خان او بنایو چہی یرہ مونر دا خبرہ وکرہ او بیا پہ ہغی بانڈی عملدرآمد نہ کیبری نو دا دیرہ د افسوس خبرہ دہ، د گورنمنٹ د پارہ ہم دیرہ د

افسوس خبرہ دہ، پکار دہ چہ مونہر دلته خہ، منسٹر صاحب Commitment وکری، تاسو Commitment وکری نو پکار دہ چہ هغه Commitment بیا مونہر. آنر کوؤ۔ شپہر میاشتی جناب سپیکر صاحب! د هغه التواء و شوہی، کمیٹی پکبنہی جو رہ شوہی دہ خواوسہ پورہی، ڈیرہ د افسوس سرہ دا خبرہ کوم چہ اوسہ پورہی پکبنہی میٹنگ نہ دے رابللے شوے جی، نو منسٹر صاحب ناست دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! تا وئیل زہ خبرہ کوم نو، اس کے بعد حبیب الرحمان صاحب بات کر لیں گے، شاہ فرمان کچھ بات کر لیں، اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محمد علی شاہ باچا خبرہ وکړه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو حبیب الرحمان صاحب! آپ بات کر لیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: بنہ بنہ۔ محمد علی شاہ باچا خبرہ وکړه، پہ دہی دغه باندہی دہ تحریک التواء راوړی و ہ، پہ هغہی باندہی یو لویہ کمیٹی جو رہ شوہی دہ او پہ هغہی کبنہی سی ایم صاحب د هغہی چیئرمین دے او پہ هغہی کبنہی د تہولو دغه چہ کوم دے پارلیمانی لیڈرز، یعنی د یو منسٹر پہ حیثیت زما دا ذمہ داری نہ وہ چہ د دغه کمیٹی اجلاس را او غوارم، نو هغوی د دغه وکری، دغه د وکری، زہ هر وخت تیار یم خکہ هغه خوتاسو پینخہ وارہ د پینخوؤ اپوزیشن پارلیمانی لیڈرز او د هغہی دغه چہ کوم دے نو چیئرمین سی ایم صاحب دے، چیئر کوی بہ ئے هغه، نو د دہی وجہی نہ مطلب دا دے چہ هغوی تہ تائم نہ وی نو تاسو د هغوی سرہ خپل دغه وکری چہ کوم وخت کبنہی غوارئ مونہر تیار یو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بالکل یہ Commitment honor کرنی چاہیے اور شہرام خان۔۔۔۔۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: جی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اور میں خود بھی بات کر لوں گا کہ As soon as possible یہ میٹنگ بلا لی جائے۔ شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر آب و ہوشی): شکر یہ جناب سپیکر۔ میں کل کے اخبار 'مشرق' کے بیک پیج پر ایک خبر لگی ہے اور اس کے مطابق 2012-13 کی آڈیٹر جنرل رپورٹ جو شائع ہو چکی ہے، اس کے اندر خیبر پختونخوا کے

اندر پچاس بلین کی بے قاعدگیوں پہ، بے قاعدگیاں ہو گئی ہیں۔ اب میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ بحث کیلئے اسلئے منظور ہو جائے کیونکہ یہ پچھلی گورنمنٹ کا دور ہے اور اگر یہ رپورٹ صحیح نہیں ہے تو اس کے اوپر بحث ہو اور اس کے اندر ساری ڈیٹیلز دی گئی ہیں اور ویسے بھی سارے ہاؤس کی یہ خواہش ہے کہ ٹرانسپیرنسی آجائے تو اس سے اگر کہیں Lapse ہے یا کہیں پر کمزوری ہے تو آئندہ ٹرانسپیرنسی کیلئے بھی یہ ضروری ہے کہ ہمیں پتہ چل جائے کہ جو آڈیٹر جنرل کی رپورٹ ہے، یہ بہت اہم ہے اور کیا واقعی یہ ہے ایسا کہ نہیں ہے، میری درخواست ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! اس طرح ہے، اس کا ایک پروسیجر ہے اپنا، جو آڈیٹر جنرل کی رپورٹ ہے، وہ پی اے سی میں آتی ہے، پی اے سی میں پھر اس کا تجزیہ ہوتا ہے، پھر اس کے بعد اس کی پوزیشن آتی ہے کہ آیا یہ صحیح ہے کہ صحیح نہیں ہے، وہ پی اے سی اس کا وہ ہے Formal۔۔۔۔۔

وزیر آبنوشی: پھر میری یہ درخواست ہو گی کہ اگر پروسیجر جتنی جلدی۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: وہ آرہا ہے، آج ہم نے میٹنگ کی ہے، آج بھی میٹنگ کی ہے، کل بھی میٹنگ ہے، ہم نے اس کے اوپر میٹنگ شروع کی ہیں اور جو بھی ہوا، ہم پھر اس کو اسمبلی میں لے کر آئیں گے، اس کے بعد اسمبلی کا بنتا ہے۔۔۔۔۔

وزیر آبنوشی: شکریہ جناب سپیکر۔  
جناب سپیکر: اچھا میں، جس جس، میں ایک، (مداخلت) ایک منٹ جی، جس جس محکمہ۔۔۔۔۔  
مفتی سید جانان: جی ما لہ لبرہ موقع را کپڑی، زہ یو خبرہ کوم۔  
جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! لبرہ مہربانی و کپڑہ۔۔۔۔۔  
مفتی سید جانان: زہ بس یو خبرہ کوم جی۔

جناب سپیکر: او بکری خبرہ کنہ خو، جن محکموں کی نمائندگی اجلاس میں نہیں ہے، (مداخلت) مفتی صاحب! ایک منٹ Wait کر لیں، آپ تھوڑا Wait کریں، میں آپ کو بلاتا ہوں، جن جن محکموں کی نمائندگی اجلاس میں نہیں ہے، میں ان کے سربراہوں کو Displeasure convey کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ سیکرٹریوں کی حاضری یقینی بنائیں اور ساتھ ساتھ میں اپنے

ساتھیوں کو بھی ریگولسٹ کرتا ہوں کہ وہ بھی حاضری یقینی بنائیں اور ٹائم کی کل بھی Commitment ہوئی تھی تو ٹائم پہ بھی اپنی حاضری یقینی بنائیں، یہ بہت ضروری ہے۔ مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: مہربانی جی چچی وخت مو را کرو جی۔ زہ بل خہ خبرہ نہ کوم خو عظمیٰ خور چچی کومہ خبرہ وکرہ جناب سپیکر صاحب! مخکینہی ورخو زما یو سوال وو، تاسو دلته مونر تہ یقین دھانی وکرہ چچی د فنانس منسٹر صاحب بہ تاسو سرہ کینینی او دا مسئلہ بہ حل کیری۔ تاسو یقین وکری جی زہ د ہغہ تہ دفتر تہ وراغلم، دلته ورسرہ کینیناستو، د ہغی باوجود تاسو تہ چیمبر تہ درغلم او د ہغی باوجود زمونر مسئلہ حل نہ شولی۔ زما بہ دا گزارش وی چچی ستاسو دا کرسی ڊیرہ زور آورہ کرسی دہ او دیکینہی ڊیر لوئے زور دے او د ڊی اسمبلی قانون ہم دا دے سپیکر صاحب! د سپیکر د یقین دھانی او د دغی اسمبلی د منسٹر انو د یقین دھانی یو ڊیر لوئے زور دے خو سپیکر صاحب! دلته خبرہ نہ اؤریدلہی کیری، دلته تاسو مونر تہ وائی چچی منسٹر بہ درسرہ کینینی، مونر وایو چچی بنہ صحیح دہ منسٹر بہ راسرہ کینینی، منسٹر نہ کینینی او چیف منسٹر خو خود پریردہ چچی دا لاندی منسٹران چچی کوم دی، زہ بہ دا یقینی وایم سپیکر صاحب! تاسو تہ چچی اوسہ پورہی بہ دیو ممبر خبرہ نہ وی اؤریدلہی شوی، نہ بہ دیو ممبر مسئلہ حل شوی وی، زما بہ دا گزارش وی چچی کومہی یقین دھانی دلته وشی، پہ ڊی باندی عملدرآمد پکار دے گنہی دا خو بہ د دغی ایوان سپکاوے وی، دا بہ د دغی ایوان د خبرو توهین وی چچی تاسو دلته مونر تہ او وائی چچی دا بہ کیری او وروستو مطلب دے دا "کھیل ختم پیسہ ہضم" بیا ہیخ شے نہ وی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شہرام خان! پلیز یہ بالکل ان کی جو Concern ہے، یہ Genuine concern ہے، مطلب یہاں جو بھی Commitment ہو اس کو آزر کرنا چاہیے اور میں کہتا ہوں کہ اس قسم کی کوئی اور بھی ہو تو آپ مجھے بھی ریفر کریں، میں خود بھی اس کے اوپر ایکشن لوں گا۔ شہرام خان۔

جناب شہرام خان { سینئر وزیر (صحت) } : شکریہ جی۔ بالکل مفتی جانان صاحب سرہ جی مونر Agree کوؤ چچی دلته کوم Commitment کیری، ایم پی اے گان صاحبان سرہ کوم ٹائم ورلہ وکرہ کیری، ہغی باندی Follow up پکار دے

او هغوی له باقاعده چپي کوم ځانې کښې ورسره هغه Commitment وشی هغه لیول والا میتنگ، I totally agree with him، مطلب دا دے د حکومت ټول دغه به ورسره Agree کوی هم او بل دا ده چپي Follow up به هم کوی او د دې سره بلها خیزونه محکمې ته پخپله کلیئر شی، نو ضروری خبره ده جی مونږ ټول د دې سره اتفاق کوؤ۔

### تحریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 6. Mr. Syed Jafar Shah, MPA, to please move his adjournment motion No. 111.

جناب جعفر شاه: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر ایوان میں بحث کی اجازت فرمائی جائے، وہ یہ کہ صوبے میں کافی تعداد میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز باقاعدہ حکومتی اجازت سے صوبہ کے ہزاروں طلباء و طالبات کو طب کی تعلیم کی فراہمی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں جو کہ صوبے میں تعلیمی ترقی میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور اہم کردار ہے لیکن ان پرائیویٹ میڈیکل کالجز سے فارغ التحصیل طلباء کو لازمی ہاؤس جاب کے دوران مالی معاونت یعنی Stipend سے محروم رکھا جا رہا ہے حالانکہ وہ لاکھوں روپے خرچ کر کے ڈگری حاصل کرتے ہیں اور پھر عوام کو خدمات فراہم کرتے ہیں۔ حکومت اس سلسلے میں خاموش ہے جس سے ان اداروں اور طلباء میں تشویش پائی جاتی ہے، لہذا اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

سپیکر صاحب! داسی دے چپي دا ډیر اہم کردار ادا کوی پرائیویٹ تعلیمی ادارې او مونږ له پکار ده حکومت له چپي هغه مونږ Facilitate کړو ځکه چپي حکومت سره دومره وسائل شته هم نه چپي دومره کالجونه او ادارې جوړې کړي او بیا خاصکرد میدیکل چپي کوم طلباء فارغ شی او هغوی بیا هسپتالونو ته راشی نو هغوی ته دا Stipend نه ورکوی خو فری هغوی لگیا وی خدمات فراہم کوی، نو زما به حکومت ته دا ریکویسٹ وی چپي په دې باندې ډیر سنجیدگي باندې غور وکړي او منسټر صاحب د د خپل رائے اظہار هم وکړي چپي دوی د دې د پارہ څه پالیسی ټاکلې ده او څه به پرې کوی؟

جناب سپیکر: شہرام خان۔



سینیئر وزیر (صحت): شکر یہ جی۔ جناب سپیکر، جعفر شاہ صاحب نے بالکل صحیح بات کی ہے، یہ حکومت کی نظر میں ہے، بالکل پتہ ہے حکومت کو، ڈیپارٹمنٹ کو کہ کیا ہوا ہے And I totally agree with Jafar Shah Sahib کہ جو پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹس ہیں، وہ بالکل ایک اچھا کام کر رہے ہیں، سٹوڈنٹس کو پڑھا رہے ہیں لیکن At the same time میڈیکل کالجز سے جب یہ فارغ ہوتے ہیں تو ان کو ہاؤس جاب کیلئے پھر Stipend نہیں دیا جاتا اور ان کو وہ سپورٹ نہیں دی جاتی جو کہ ان کا قانونی حق ہے۔ اسی حوالے سے اسی سلسلے میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے پی ایم ڈی سی کو ایک لیٹر لکھا کہ جس میں انہوں نے کہا، پھر پی ایم ڈی سی نے اس لیٹر کے حوالے سے اخبار میں اشتہار دیا اور باقاعدہ اطلاع سب کو دی گئی کہ اگر آپ اپنے سٹوڈنٹس کی Lookafter نہیں کریں گے، Stipend نہیں دیں گے، جو آپ کی Commitment ہے، وہ پوری نہیں کریں گے تو پی ایم ڈی سی آپ کے کالج کو Derecognize کر دے گی، یہ ہمارے اس لیٹر کے سلسلے میں پی ایم ڈی سی نے یہ لیٹر لکھا تھا، بہر حال پوائنٹ بالکل Valid ہے، اس میں ہم باقی کالجز کو پی ایم ڈی سی کے جو Representatives ہیں، ان کی ایک میٹنگ کال کر لیں گے اور اس پہ باقاعدہ ایک ڈیبٹ کر لیں گے، ایک ڈسکشن کر لیں گے تاکہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز یہ میڈیکل آفیسرز جو ہیں، ان کا مسئلہ حل کر دیں And I totally support and agree with Jafar Shah Sahib, it is valid point.

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: اس کو Pursue کریں، It's very good, thank you very much۔

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دمنستہ صاحب پہ نوٹس کبھی دا خبرہ ہم راولو چھی دلتہ تقریباً روزانہ بنیاد باندھی د ڊیرو پرائیویٹ میڈیکل کالجز سٹیوڈنٹس چھی دی، ہغہ پہ ہر تال باندھی وی او وشی داسی چھی دلتہ ڊیر میڈیکل کالجز داسی دی چھی ہغہ پی ایم ڈی سی نہ Recognize نہ وی، رجسٹریشن د ہغوی نہ وی شوے، تھرڈ ائیر تہ ورسی، سیکنڈ ائیر تہ ورسی، تھرڈ ائیر تہ ورسی او بیا ہغہ کالجونہ چھی دی ہغہ بند شی۔ اوس د یو کالج دلتہ ہغہ بلہ ورغ ہم ما سرہ سٹیوڈنٹس ملاؤ شو، 'الراضی میڈیکل کالج'

چپی دے ، د ہغی ستوڈ نٹان دی ، پہ تھرڈ ائیر کبنی دی ، اوس ہغوی تہ ڊیرہ زیاتہ لویہ مسئلہ دہ ، کہ منسٹر صاحب مناسب گنری او د ہغوی Delegation سرہ ملاؤ شی او ہغہ د ایڈمشن مسئلہ ئے اسانہ شی نو زما یقین دا دے چپی دا بہ ڊیرہ زیاتہ مہربانی وی۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینئر وزیر (صحت): شکر یہ جناب سپیکر۔ بالکل سردار صاحب نے بھی، یہ بات بھی بالکل ان کی صحیح ہے کہ کچھ میڈیکل کالجز ایسے ہیں، 'الراضی' جس طرح ان کا Delegation یہاں پہ آیا تھا اور ان سے یہاں پہ میری ملاقات بھی ہوئی تھی، میں نے ڈیپارٹمنٹ کو آگاہ بھی کر دیا ہے اور ان کو میں نے کہہ بھی دیا ہے کہ اس میڈیکل کالج کے اوزر کو اور ان سٹوڈنٹس کو بلائیں، ان کا ایک Batch جو تھا، گورنمنٹ نے ان کو Accommodate کر لیا تھا، دوسرا جو ان کا Batch آ رہا تھا، تھرڈ ائیر، سینڈ ائیر میں تھے، ان کی ابھی کوئی چونکہ Recognition نہیں ہے تو ان کو مسئلے ہیں اور اس پہ سیریس ایکشن حکومت لے گی، ڈیپارٹمنٹ لے گا اور PMDC کو بھی ہم کہیں گے کہ جی آپ کلیئر ہمیں انسٹرکشنز دیں کہ کونسے کالجز ہیں، آپ کے Under کونسے نہیں ہیں؟ KMU جو ہے، وہ بھی اس پہ کرے گا اور ان شاء اللہ ڈیپارٹمنٹ بالکل اس پہ سیریس نوٹس، یہ سٹوڈنٹس کے فیوچر کا مسئلہ ہے جو ہماری Responsibility ہے اور اس پہ ہم یقیناً ایکشن لیں گے ان شاء اللہ جی اور ان کو ٹائم بھی دیا ہوا ہے، ان شاء اللہ ان کے ساتھ میٹنگ بھی کریں گے اور زور سٹوڈنٹس کے ساتھ۔ تھینک یو۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Ji, item No. 7. Mr. Abdul Karim Khan, call attention notice.

جناب عبدالکریم: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دا کال اٹینشن چپی ما ور کرے وو نو د ہغی نہ پس منسٹر صاحب مہربانی وکرہ او ما سرہ کبنیناستو او ما لہ ئے ٹائم راکرو او زما ئے تسلی وکرہ چپی پہ دپی بجت کبنی Available resources نشتہ او پہ راروان بجت کبنی بہ دا PMC lining د پارہ پہ ہغی میتنگ کبنی منسٹر صاحب ہم وو، سی پی او ایری گیشن ہم وو، او ورسرہ چیف انجینئر ایری گیشن ہم وو۔ زہ د منسٹر صاحب شکر یہ ادا کوم

چې د دوی لږ غونډې Effort سره زمونږ د Tail کافی Improvement پکښې راغله او دغه شان لږ لږ مونږ له چې تاسو اټینشن راکوئ، امید دے چې دا مسئلې به حل کیږی۔ زه د منسټر صاحب شکریه ادا کوم۔

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب! چلو اس کا شکریه ادا کرو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: محمود خان۔

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): شکریه سپیکر صاحب۔ زه جی د عبدالکریم خان شکریه ادا کوم او مفتی صاحب چې کومه خبره وکړه چې یره منسټران مونږ سره Commitments دلته وکړی او بیا نه ملاویږی، نو د هغې زنده ثبوت عبدالکریم خان دے جی، ما راغوبنتے وو دے دفتر ته، سیکرټری صاحب او ټول کسان مې ورسره کښینولې وو، دے ئے مطمئن کړے هم دے او الحمد للہ هغه Tail ته اوبه هم رسیدلې دی۔ راروان اے دی پی کښې به زه خامخا، د نهرونو د پارہ، د Rehabilitation د پارہ خامخا یو سکیم جوړوم چې کوم زاړه Assets دی چې هغه بحال پاتې شی۔ مهربانی، شکریه جی۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاه صاحب۔ زما خیال دے دا یو څو کسان تاسو پوره ما شاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاه: مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ توجه دلاؤ نوټس دے د پختونخوا هائی ویز اتھارټی۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی کی زیر نگرانی کابو تارمدین سوات سڑک کی تعمیر جاری ہے اور بہت اچھی کوالٹی ہے، یہ میں فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں، جس میں بہت ساری قابل کاشت زمین روڈ کی حدود میں آتی ہے اور یہ کہ محکمہ معاہدے کے تحت پابند ہے کہ مالکان زمین کو زمین کا معاوضہ ادا کرے لیکن یہ محکمہ بہت کم شرح پر معاوضہ دے رہا ہے حالانکہ اس علاقے میں، جس میں میں نے اس علاقے کے نام لکھے ہیں، اس میں زمین کی مارکیٹ کی قیمت بہت زیادہ ہے، اس اقدام سے غریب زمینداروں کو کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے، لہذا حکومت اس پر غور فرمائے۔

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ جعفر شاہ ورور چچی کومہ خبرہ وکرہ، د لیند ایکوزیشن خان لہ ایکٹ دے او د یکسالہ او د چار سالہ پہ بنیاد باندی ہغہ پیسہ ورکوی۔ سومرہ پورے چچی د بھر دنیا مونر لہ امداد راخی، کہ ہغہ JICA Assistance Program وی یا نور شوک مونر لہ د بھر نہ پیسہ راکوی، پہ ہغہ کبھی د ہغوی Conditions وی، ہغوی زمونر د زمکو پیسہ، ہغہ کبھی مونر دغہ نہ کوؤ۔ سومرہ پورے چچی د ایف ایچ اے، پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی دغہ دے نو دے وائی چچی مارکیٹ ریٹ او دغہ کم دے، نو پہ سرکونو باندی حکومت پہ Negotiations باندی پیسہ نہ ورکوی او د ہغوی کلیئر کٹ پالیسی دا دہ چچی دغہ پیسہ ورکوی، چچی دیکسالہ او د چار سالہ پہ بنیاد باندی ہغوی پیسہ ورکوی او دہ خلقو تہ بہ پیسہ ملاوی۔

جناب جعفر شاہ: منسٹر صاحب جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: مہربانی سپیکر صاحب۔ دوئی خبرہ وکرہ، دا روڈ چچی دے دا 2012 کبھی شروع شومے وو تیر حکومت کبھی، دا اے این پی دور کبھی شروع شومے وو او It is billions cost, of the billion چار، چار، ساڑھی چار ارب روپی دی، بس پہ یوہ کوتہ کبھی اوڑے جمے دے جی۔ پہ پورہ غارہ باندی 190 روپی ورکوی، د سند پہ یوہ غارہ باندی 190 روپی او این ایچ اے والا چار سو روپی ورکوی د سند پہ بلہ غارہ باندی۔ چچی داسی 100 feet فاصلہ دہ۔ نو ہلتہ خلق وائی چچی پہ دے پورے غارہ باندی این ایچ اے والا چار سو روپی فٹ ورکوی او مونر تہ 160, 170 روپی فٹ راکوی نو ہغوی غریبانو تہ ڍیر نقصان دے۔ زما خیال دے چچی دوئی د پری غور وکری۔ دا Compensation حکومت ورکوی جی۔ ستاسو د Kind information د پارہ، زما خیال دے دسی ایند ڍلیو منسٹر صاحب نشتہ او ڍیپارٹمنٹ تہ ما لیٹر ہم کرے دے۔ نو ہغوی د

په دې باندې خامخا غور وکړی ځکه چې هلته خو تاسو ته پته ده جی، منسټر صاحب ته پته ده۔ جناب سپیکر! لږې لږې زمکې دی نو په دې د غور وکړی۔

(عصرکی اذان)

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): مهربانی، زما دې ورور دا خبره وکړه چې یو طرف ته لږې پیسې ورکوی او بل طرف ته ډیرې پیسې ورکوی۔ نو په یکساله چار ساله یو ځای کېنې پیسې، لکه زمونږ سواری بازار دے، په یو طرف باندې په 35 لاکه روپۍ مرله ده چې تاسو وگورئ نو ورته به حیران شئ۔ 35 لاکه روپۍ مرله او بل طرف ته 20 لاکه روپۍ کنال دے، یعنی په یو سائید یو قیمت دے په بل سائید بل قیمت دے، پورې راپورې خبره نشته، هغه د زمکو د خسره نمبر خبره ده۔ په مختلفو خسره نمبرو کېنې به د هغې په یکساله چار ساله باندې به پیسې ورکوی۔ د سرک د پارہ خصوصاً دا رعایت نشته چې په Negotiations باندې زمکه حکومت واخلی ځکه چې دا خود خلقو د مفاد عامه د پارہ خبره ده۔ نو د دې وجې نه اکثر خلق زمکې بی پیسو ورکوی۔

جناب سپیکر: جعفر شاه صاحب! تا سره که چرته داسې څه حواله وی Proper پراپر چې قانونی طور باندې، ځکه چې دا پرابلم صرف دلته نه دے، ما خپل ځانی په خپل کلی کېنې هم بالکل په دغه کېنې، نو داسې څه حواله وی د رسره نو خبره په پوره وکړه۔

جناب جعفر شاه: زه وایم کنه، بالکل یو شان، منسټر صاحب چې کومه خبره وکړه، دغه شان کیس نه دے، دواړه یو شان زمکې دی، یو شان ریټ دے، هغه این ایچ اے، نو این ایچ اے والا ډیرې ورکوی، ایف ایچ اے والا لږې ورکوی، نو زمونږ صوبه ولې؟ نوزه وایم چې منسټر صاحب ولې، حکومت ولې د غریبو عوامو سره دشمنی کوی خود هغوی هلته 1200 فټ ریټ دے او دوی په 160، دا کمیټی ته ولې نه لیرئ جی چې دا Once for all د ټولې صوبې دا خبره حل کړو؟

جناب سپيڪر: دا سيڪشن، دا Legally دا خبره وڪري جي، سيڪشن فور، لکه زمونڙهه چي کوم شومے دے، Same position، د هغي Status خه جورپري؟ Same position-----

جناب جعفر شاه: دا د سکولونو مسئله ده جي۔

جناب سپيڪر: د هغي Status خه جورپري خکه چي دا پرابلم صرف دلته نه دے دا ڊيرو ڄايونو کبني دے چي هغه يکساله او پانچ ساله والا کوم حساب کتاب دے۔ نو د هغي په وجه باندې لکه ستا کومه ايشو ده، Same ما ته ده۔ تقريباً۔۔۔۔

جناب جعفر شاه: کميٽي ته ئے اوليري چي دا خبره مونڙه حل ڪرو، دې له بنه Recommendations ور ڪرو۔ I would request you دا د صوبي په مفادو کبني ده جي۔

جناب سپيڪر: حاجي صاحب!

وزير زکوة و عشر: زه جي دا خپل ورور دروغڻن کوم نه، دا معزز ممبر دے خودا خو جنرل لاء ده، بعض بعض خبري دومره کليئر وي، دا دومره کليئر خبره ده، په ديکبني شک شبه شته نه، يکساله او چار ساله ده۔ نوزه نه پوهيڙمه چي لکه ده خه داسي خه مسئله ده خکه دا بعض بعض، دا Universal truth دے۔ دا خو مطلب دا دے چي دا خويو عالمگير سچائي ده چي په Acquisition کبني هم دغه دوه طريقي دي، يکساله ده او چار ساله ده۔ په هغي کبني د زمکو قيمتونه مختلف وي، د هغي په بنياد باندې پيسي ملاويري نو په ديکبني خه د دغه۔۔۔۔

جناب سپيڪر: سردار حسين خان! هسي دې باندې۔۔۔۔

جناب سردار حسين: شڪريه سپيڪر صاحب۔ سپيڪر صاحب، زما دا خيال دے چي دا خود جعفر شاه صاحب علاقه ده او بيا ظاهره ده دوي به ترې نه ڊير بنه واقف وي او چي کوم پورشن اين ايچ اے سره دے بقول د دوي چي هغه وائي چي %400 سيوا هغوي Payment کوي او بيا چي کوم پختونخوا هائي ويز اتهارتي سره دے، د هغوي Payment کم دے، نوزما يقين دا دے چي زه به هم منسٽر صاحب ته دا خواست وڪرم، اول خو پڪار دا وه چي په جواب کبني دا خبره واضحه وے چي اوس د سيند نه پوري آيا ريت کم دے، دلته ريت سيوا دے خود دلته دوه خبري

دی، ہلتہ خو Payment چہی کوم دے پختونخوا گورنمنٹ کوی او بیا این ایچ  
 اے Payment مرکزی حکومت کوی نوزما یقین دا دے کہ کمیٹی تہ لار شی نو  
 منسٹر صاحب بہ ہم واضحہ شی او شاید چہی ممبر صاحب مطمئن شی او پتہ بہ  
 ہم دا ولگی۔

جناب سپیکر: زما خیال دے سردار حسین صاحب! زہ چونکہ پہ دہی باندہی خان پوہہ  
 کول غوارم Just د دہی د پارہ، ما اوس Recently د سپورٹس د پارہ خائپ  
 اخستو، Same Position ما سرہ دے۔ ورومبے خو مونہر تہ اندازہ نہ وہ، نو مونہر  
 ہغہ Privately negotiation باندہی خبرہ وکرہ، نو یو مونہر پہ چار لاکھ روپئی  
 باندہی خبرہ وکرہ، مرغزاو دا خوتا تہ پتہ دہ مرغزاو کھلا بت یو بل سرہ جخت  
 جخت دی، یو کبہی چہی کلہ یکسالہ او پنج سالہ شوہ، نو د ہغہ قیمت لارو چار  
 لاکھ 62 ہزار تہ او زمونہر د کلی راغلو ایک لاکھ 20 ہزار تہ، ہغوی وائی چہی  
 دلته انتقالات چہی کوم شوی دی، د ہغہ ہغہ ہول پرابلم دے، د ہغہ پہ وجہ  
 باندہی دا دے۔ نوزما خیال دے دا بہ د دوی مسئلہ نہ وی، دہی باندہی پکار دہ  
 چہی یو داسی لار جوہرہ شی چہی واقعی دیکبہی اکثر خلق دغہ کیہری۔۔۔۔۔

وزیرزکواۃ و عشر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان صاحب۔

وزیرزکواۃ و عشر: ما خو خبرہ بالکل کلیئر کرہی دہ، کیدے شی زما علم کم وی خودا  
 بعضہی بعضہی خیزونہ خود و مرہ دی چہی پہ دیکبہی زما پہ خیال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے۔۔۔۔۔

وزیرزکواۃ و عشر: زما سردار حسین بابک ورور چہی خبرہ وکرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب!

وزیرزکواۃ و عشر: د دوی مطلب دا دے کہ داسی د حالاتو مطابق خہ دغہ وی خودا  
 د علم مطابق خود دیکبہی خہ داسی Discretionary دغہ نشتہ، دا خو کلیئرکت  
 پالیسی دہ د گورنمنٹ او پہ ہر خائپ کبہی د جائیداد د دغہ مطابق دغہ ورکوی  
 جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، د دې پراسیس نه زه خپله هم تیر شوے یم سر او سیکشن فور خوشی، بیا د هغې نه بعد هغه د زمکې مالک چې کوم وی، هغه کورټ ته لار شی نو بیا کورټ دا Determined کوی چې کمیشن پکښې ولېږی هغه Spot ته هغه موقعې ته، ولې چې تاسو کومه خبره وکړه چې یو ځایې کښې انتقال شوے وی او نور ځایونو کښې انتقال نه وی شوے، علاقه Same وی، علاقه یوه وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نو په دې سلسله کښې سر! که تاسو دا کمیټی ته ولېږی نو هلته په دې باندې به Automatically کورټ Decision به پرې ورکړی، پکار دا ده چې دا شے Prolong کیږی نو د دې نه دا خبره بڼه ده، کوم ځایې کښې لکه یوه علاقه ده، یوه حلقه ده، دوه خسري به وی نو هغې باندې که کمیټی ته لار شی نو هلته به ډیره فائده وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی حمید الرحمان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: او په دې باندې سر، Private negotiations هم کیدے شی۔

وزیر زکوة و عشر: دا خو جی کال اتینشن نوټس دے، تاسو ډیره مهربانی وکړه چې د دومره ډسکشن مو په اجازت ورکړو، Full debate مو پرې وکړو۔

جناب سپیکر: تائم مونږ سره ما شاء الله شته۔

وزیر زکوة و عشر: خو هسې زه خبره کوم چې کمیټی ته د دې تلو خو څه جواز نه جوړېږی دیکښې۔

جناب سپیکر: بڼه داسې به وکړو چې دا به زه پینډنگ اوساتم چې 'کنسرنډ' منسټر راشی نو هغه به بیا جواب را کړی۔



وزیر زکوٰۃ و عشر: شہ ابھام پکبھی نشتہ۔

جناب سپیکر: زہ د مونخ د پارہ بریک کوم، مونخ او چائی د پارہ بریک، پاؤ کم خلور بجی مونخ دے نو Definitely نیمہ گھنتہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا آفیسرز کی تعیناتی مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Item No. 8 and 9: Honourable Minister for Law, to move for consideration, please.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

Speaker Sahib, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment-----

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، پورے ہو گئے ہیں جی۔

The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses

1 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 9 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا لاء آفیسرز کی تعیناتی مجریہ 2014)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا ماحولیاتی تحفظ مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Item No. 10 and 11. Mr. Ishtiaq Urmar, Special Assistant to honourable Chief Minister, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Environmental Protection Bill, 2014, Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Environmental Protection Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Environmental Protection Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that

Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: Syed Jafar Shah, MPA.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 3, in sub clause (1), in paragraph (v), after the word "industries" the word "Tourism" may be inserted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the identical amendment moved by the honourable Member may be adopted?

Comments کرتے ہیں آپ اس کے اوپر کہ نہیں، یہ جو انہوں نے۔۔۔۔۔

Mr. Jafar Shah: Tourism is a very important sector and it should be included. کیونکہ میرا نہیں خیال کہ حکومت اس پر Objection کرے گی۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب! اس پر آپ کوئی Comments کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Jafar Shah: Tourism is a very important sector that's up to the Government.

وزیر قانون: جناب سپیکر! Agree کرتے ہیں ٹھیک ہے۔

Mr. Jafar Shah: Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the identical amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Syed Jafar Shah.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 3, in sub clause (1), in paragraph (iv), after the word "educationists"-----

Mr. Speaker: Paragraph (vi), paragraph (vi).

Mr. Jafar Shah: Yes, paragraph (vi) sorry, the comma and words "chairman textbook board and one vice Chancellor as representatives of all universities in the province" may be added.



Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Third Amendment: Syed Jafar Shah.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 4, after sub clause (2), a new sub clause (3), paragraphs (i) and (ii) may be added, by the following, namely:-

“(3) (i) To promote Eco-tourism initiatives, establish alpine and other type of Botanical Gardens in suitable locations and develop a comprehensive Land Zonation strategy to save the Agriculture and Forest land; and.

(ii) constitution of High Level Commission to resolve the issue of land ownership disputes between the government and local communities pending in courts for decades.”

سر! یو منټ که تاسو را کړئ جی، Eco-tourism initiatives دا دی جی

چې د دې سره خوبه یو زموږ Environment protection کپړی And I my self

Eco-tourism، یو have been awarded for this Asia Forestry Network

site ما ډیویلپ کړم و و په بحرین کښې And still intact، نو د هغې سره به دا

وشی یو خوبه Tourism، یو Eco-tourism زموږ Ecology ته نقصان نه رسی۔

دویمه خبره جی دا ده چې په کورټس کښې جی په سوؤنو نه بلکه په زرگونو

کیسونه داسې روان دی چې په هغې باندې د گورنمنټ او د لوکل کمیونټیز یا

Disputes Local communities among themselves په هغې باندې بلها شے

روان دی، نو هغه په کورټس کښې زما خیال دے چې د کالونو راهسې پراته دی

نو که د هغې د پاره یو کمیشن پکښې جوړ شی او هغه مونږ ایکټ کښې راولو او

هغه کمیشن Speedy trials وکړی او هغه فیصلې حل شی، هغه لینډ چې کوم د

گورنمنټ لینډ دے، هغوی ته حواله شی او Impartial commission وی،

Honest commission وی او هغوی دا فیصله وکړی نو دا به هم زما ریکویسټ

وی چې If it is considered, Law Minister Sahib is so generous and I

still expect from him.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جی اتفاق کرتا ہوں جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Paragraph 1 to 7, 9 and 10 of sub clauses (1) and sub clause (2) of Clause 4 also stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 5 and 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 5 and 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 5 and 6 stand part of the Bill. Amendment after Clause 7 of the Bill: Syed Jafar Shah.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that after Clause 7, a new Clause 7A may be inserted by the following, namely:-

**“7A. The Provincial Environmental Council.**--- The Provincial Environmental Council shall facilitate establishment of district level environmental councils in a prescribed manner where the District Nazim of the Local Government is also member in addition to the concerned government department / stake holders.”

جناب سپیکر: تھوڑا Kindly آپ میڈم، وجیہہ الزمان صاحب! آپ لوگ تھوڑا مہربانی کریں، ہاؤس ان آرڈر کریں، مہربانی ہوگی کیونکہ بہت اہم قانون سازی ہو رہی ہے، اس کی طرف آپ کی توجہ ہونی چاہیے۔  
مہربانی۔

جناب جعفر شاہ: دیکھنے بہ جی داسی وشی چی انوائرونمنٹل کونسلز بہ زمونر۔  
And it will be more effective that's with لا رشی  
good intention.

جناب سپیکر: چلو لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جعفر شاہ صاحب کی بڑی Value والی امنڈ منٹس ہیں، میں Agree کرتا ہوں جی اس سے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ملے ہوئے ہیں۔

(تہتھے)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 8 to 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 8 to 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 8 to 11 stand part of the Bill. Amendment in Clause 12 of the Bill: Syed Jafar Shah.

میں Appreciate کرتا ہوں آپ کے اس Efforts کو اور آپ کی اس کوشش کو Appreciate کرتا ہوں۔

ہوں۔

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that in Clause 12, in sub clause (1), after paragraph (viii), a new paragraph (ix) and (x), new paragraphs (ix) and (x) may be added by the following namely:-

“(ix) Prevention of water pollution through improper sanitation & control flow of sanitation water into the rivers; and

(x) Separate zones shall be specified for poultry and cattle forming & slaughtering houses.”

جناب سپیکر صاحب، دیکھنے کی Intention دا ووچی زیادہ تر پہ

صوبہ کبھی کہ مونہ پہ کومو خایونو کبھی وگورو نو دھغی Sanitation کیلئے جتنے

بھی واٹر زیادہ ہیں، وہ دریاؤں میں Without any law جاتے ہیں اور اس سے کافی بیماریاں بھی پھیلتی ہیں

اور اس سے Pollution بھی ہو جاتی ہے۔ دوسری جو Zones کی میں نے بات کی ہے کہ Poultry

farming's, slaughtering houses and cattle forming کیلئے بھی اگر ہم

مخصوص جگہوں کا انتخاب کر کے حکومت اس کو نوٹیفائی کرے تو اس سے میرے خیال میں انوائرنمنٹ پر

اچھا اثر پڑے گا۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے جی یہ Add کر دیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House,

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub clauses (2) to (5) of Clause 12 also stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 13 to 40 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 13 to 40 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 13 to 40 stand part of the Bill. Long Title, Preamble and Schedule also stand part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا ماحولیاتی تحفظ مجریہ 2014)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Law Minister.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Environmental Protection Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Environmental Protection Bill, 2014 may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.



## مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوازخمی افراد وابتدائی طبی امداد مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister for Health.

Mr. Shahram Khan {Senior Minister (Health)}: I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Injured Persons and Emergency (Medical Aid) Bill, 2014 may be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Injured Persons and Emergency (Medical Aid) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the Bill. Amendment in Clause 6: Madam Amna Sardar. (Not present, it lapses).

Therefore, original - Lapsed یہ so نہیں ہیں لیکن وہ بھی نہیں ہیں۔  
sub clause (3) of Clause 6 stands part of the Bill.

Amendment in Clause 7: Syed Jafar Shah Sahib.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 7, in sub clause (1), in proviso, after the words "rural health centre" the comma and words "basic health units and civil dispensaries" may be inserted. It was idea-----

Mr. Speaker: Minister Health.

Senior Minister (Health): Thank you, Janab Speaker Sahib. I don't agree with the proposal that is brought into the, changes into the law. So, I oppose you and the reason being,

کہ جعفر شاہ صاحب جو کہنا چاہتے ہیں کہ رورل ہیلتھ سنٹرز سے اس کو نیچے بی ایچ یو یا اس پہ لے کے جائیں، وہاں پہ Facilities نہیں ہیں، بی ایچ یو میں آپ Patient کو رکھ نہیں سکتے اور ڈسپنسری میں، تو رورل

ہیلٹھ سنٹر تک ہی ہم نے اس کو رکھا ہے تاکہ Patient کی Care ہو سکے یا Onward لایا جاسکے  
the reason ji.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: My intention was، نیک نیتی سے میرا یہ خیال تھا سرکہ اکثر مقامات میں ہمارے  
Dispensaries are the، صوبے میں جو دور دراز علاقے ہیں تو وہاں پہ Actually BHUs ہیں،  
I don't know if، major health facility available، صرف وہی ہے تو یہی تھا،  
That was، government has some other alternative، میں اس پہ زور نہیں دیتا لیکن  
the intention actually.

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore, original sub clause  
(1) of Clause 7 stands part of the Bill. Sub clauses (2) and (3) of  
Clause 7 also stand part of the Bill. Since no amendment has been  
moved by any honourable Member in Clauses 8 and 9 of the Bill,  
therefore, the question before the House is that Clauses 8 and 9  
may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say  
'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 8 and 9 stand part of the  
Bill. Amendment in Clause 10: Syed Jafar Shah.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 10,  
after the words "medico-legal procedure and full stop" the words  
"this Act shall be made part of the syllabus of the Medical  
Colleges" may be added.

If it is a part, it's not، دیکھنے کی داو و جی زما چھی کوم ہلکان فارغیبری  
Part of the syllabus، ا او ہغوی تہ ہلتہ پہ، I suppose  
Already they will be، فائل ایئر کبھی یا چھی کوم کال بانڈی وی نو ہغوی بہ  
knowledgeable about this Act after the government.

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): شکر یہ جناب سپیکر۔ جعفر شاہ صاحب کا پوائنٹ جو ہے سمجھ تو آتا ہے اور ٹھیک ہے  
لیکن یہ ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ چیک کرنا پڑے گا، Already ان کو ان ساری چیزوں پہ پڑھایا جاتا

ہے، بتایا جاتا ہے اور ان کا کام ہی یہی ہے۔ تو میرے خیال سے اس کی اس لیول پہ ضرورت نہیں ہوگی کہ سلیبس میں ڈال دیا جائے، البتہ یہ ہے کہ ان کو بتایا جاسکتا ہے کہ ان کو سمجھا دیا جائے اور ان کو Apprise کیا جائے اس طرح کے ایشوز پر اور لاء پہ، That is why I request کہ اگر Withdraw کر لیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

Mr. Speaker: You oppose it. Jafar Shah Sahib!

جناب جعفر شاہ: مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ اگر یہ پڑھایا جائے It's just ten pages for example-----

سینیئر وزیر (صحت): سلیبس کا حصہ ہوگا جی۔

جناب جعفر شاہ: اور ڈاکٹرز اس سے Equipped ہوں I don't understand, department didn't advise you in this چہ؟ What is their opinion

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (صحت): نہیں جی، To be very honest، اس پہ کوئی کلیئر مجھے نہیں آیا تھا تو اسی وجہ سے، بہر حال سلیبس کا حصہ میں نے ڈسکس بھی کیا ہے ابھی لیکن یہ ہے کہ سلیبس کا حصہ میرا نہیں خیال کہ اس کی ضرورت ہے کہ یہ سلیبس کا حصہ بنا دیا جائے۔

جناب جعفر شاہ: کیونکہ آئیڈیا ہے کہ When they are graduated at least they will know what is this Act, that was my intention.

سینیئر وزیر (صحت): میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ Already Act جب آتا ہے تو ان کو Apprise کیا جاتا ہے، بتایا جاتا ہے And it is part of the system، میرے خیال سے اس میں کوئی وہ نہیں ہوگا، بات آپ کی ٹھیک ہے، ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن ویسے بھی وہ کر رہے ہیں تو اسی وجہ سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Ji, withdrawn?

جناب جعفر شاہ: Withdraw بہ نئے کرو منسٹر صاحب! چہ تاسو وائی۔

Senior Minister (Health): Thank you.

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore, original Clause 10 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any

honourable Member in Clauses 11 to 15 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 11 to 15 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 11 to 15 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

جناب سپیکر: مبارک ہو۔

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوازخمی افراد و ابتدائی طبی امداد مجریہ 2014)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Senior Minister.

Senior Minister (Health): Thank you, Janab Speaker. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Injured Persons and Emergency (Medical Aid) Bill, 2014 may be passed, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Injured Persons and Emergency (Medical Aid) Bill, 2014 may be passed without amendments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. The sitting is adjourned till 02:00 pm of Friday afternoon, dated 28-11-2014.

---

(اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 28 نومبر 2014ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)